السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیر نظر علمی مکتوب اس سوال کا جواب ہے کہ عون المعبود4 209 میں حسب ذیل عبارت کی توجیہ اوراس کا حل کیا ہے ؟ ''وقال محمد بن حبان البستی : یتفرد من الثقات بمالایشبہ حدیث الثقات ، فلما تحقق ذلک منہ ، بطل الا حتجاج بہ ، وقال ابن عدی الجرجانی : وللولید بن جمیع أحادیث ، وروی عن أبی سلمة عن جابر ، ومنھم من بقول عنہ عن أبی سلمة عن أبی سعید الخدری حدیث الجساسة بطولہ ، ولایرویہ غیر والولید بن جمیع ہذا خبر ابن صائد ، ، انتھی ، (امام منذری کاالولید بن عبداللہ بن جمیع الزہری کے بابت پورا کلام مختصر سنن ابی داوٗد (6 181) سے نقل کیا جارہاہے ۔ یہ پوری عبارت سنن ابی داوٗد کی کتاب الملاحم باب فی خبر الجساسة حدیث نمبر : 4328، 4 5:2 کی شرح وتعلیق کی حصہ ہے ۔

فی اسنادہ الولید بن عبداللہ بن جمیع الزہری الکوفی ، احتج بہ مسلم فی صحیحہ ، وقال الامام احمد ویحی بن معین : لیس بہ بأس ، وقال عمرو بن علی : کان یحی بن سعید لایحدثنا عن الولید بن جمیع ، فلما کان قبل وفاتہ بقلیل حدثنا عنہ ، وقال '' محمد بن حبان البستی : تفرد عن الاثبات بمالم یشبہ حدیث الثقات ، فلما فحش ذلک منہ بطل الا احتجاج بہ –

وذکرہ أبو جعفر العقیلی فی کتاب الضعفاء ، وقال ابن عدی الجرجانی : وللولید بن جمیع أحادیث ، وروی عن أبی سلمة عن جابر ، ومنھم من یقول : عنہ عن أبی سلمة عن أبی سعید الخدری حدیث الجساسة بطولہ ، ولایرویہ غیر الولید بن جمیع ہذا ، ، (مختصر سنن ابی داوٗد للمنذری 181/6).)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عون 4 209 کی مذکورہ عبارت ، حافظ منذری کی مختصر السنن 6 181 سے منقول ہے اور نقل میں دو جگہ غلطی ہوگئی ہے ۔

1۔ ''فلما فحش ذلک منہ ، ، کے بجائے ''فلما تحقق ، منقول ہوگیا ہے ۔

2۔ آخر میں منذری کا کلام '' ولایرویہ غیر الولید بن جمیع ہذا ، پر ختم ہوگیا ہے اس کے بعد دوسری سطر میں ''خبر ابن صائد ، ، کے عنوان سے حدیث ابن عمر مع سند مذکور ہے کے دوسرے نسخوں میں ''باب خبر ابن الصائد ، ، کے عنوان کے تحت مروی ہے ، پس ''عون ، ، کی محولہ عبارت کے آخر میں ''ھذا ، ، کے بعد اور ''انتھی ، ، (ای کلام المنذری) سے پہلے ''خبر ابن صائد ، ، کا اضافہ غلط ہے ۔ اس عنوان یا باب کو ''ولایرویہ غیر الولید جمیع ھذا ، ، کے ساتھ ملاکر اس کو منذری یا ابن عدی جرجانی کا کلام بنا دینا صحیح نہیں ہے ۔

حدیث مذکورہ پر امام ابوداوٗد نے کچھ کلام نہیں کیا ہے ۔ ان کا سکوت اورولید بن جمیع کے بارے میں ان کا ''لیس بہ بأس ، ، کہنا اس امر کی دلیل یا علامت ہے کہ حضرت جابر کی یہ پوری حدیث بروایت ابن جمیع ان کے نزدیک حسن کے درجہ سے کم نہیں ہے ۔ البتہ حافظ منذری نے اس روایت پر ابوداوٗد کی طرح سکوت نہیں کیا ، بلکہ اس کی سند میں ابن جمیع کا ہونا جوایک متکلم فیہ راوی ہیں ظاہر کر کے اس روایت کے ضعیف ووہن کی طرف اشارہ کردیا ہے ۔

لیکن ابن جمیع کی ابن معین ، ابن سعد ، عجلی نے توثیق کی ہے ۔ اورامام احمد ، ابوزرعہ ، ابوداوٗد نے ان کے بارے میں ''لیس بہ بأس ، ، کہا ہے اور ابوحاتم نے '' صالح الحدیث ، ، کہا ہے ۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان کی حدیث کو بطور احتجاج واستناد واستدلال ذکر کیا ہے اور حافظ نے ''تقریب ، ، میں ان کو صدوق ، لکھا ہے ۔ بزار نے ''احتملوا حدیثہ ، ، لکھا ہے ۔

ابن حبان کا قول ان کے بارے میں متعارض ہے ۔ کتاب الثقات اور کتاب الضعفاء دونوں میں ان کو ذکر کیا ہے ، گویا ان کو توثیق اور تضعیف دونوں کی ہے ۔ تضعیف کی وجہ بقول ان کے ''تفرد عن الاثبات بمالایشبہ حدیث الثقات ، ، کی کثرت ہے ۔ ابن حبان کا افراط وتہور معلوم ہے ، اس لیے ان کی یہ جرح اگرچہ بظاہر مفسر ہے لیکن غیر موٴثر ہے ۔ عقیلی نے ان کو اپنی ''کتاب الضعفاء ، ، (1918 4 317) میں ذکر کیا ہے ۔ اور لکھا ہے '' فی حدیثہ اضطراب ، ، اس سے انھوں نے غالبا اس اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ''فضیل بن غزوان ، ، اس حدیث کو ابن جمیع عن ابی سلمة سے روایت کرتے ہیں ، توابو سلمہ کا استاذ حضرت جابر کو بتاتے ہیں ، اورابو نعیم ابن جمیع عن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں ، توابو سلمہ کا استاذ حضرت ابو سعید خدری کو بتاتے ہیں ، یعنی جمیع کے دوشاگردوں ، ابو نعیم اور فضیل کے درمیان اختلاف ہے ۔

اول الذکر نے اس روایت کو ابو سعید کی مسندات سے بتایا ہے اور ثانی الذکر نے جابر کی مسانید سے ، ہمارے نزدیک اضطراب واختلاف کے مورث للضعف ہونے میں کلام ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث دونوں صحابیوں کی مسندات سے ہو ۔

منذری کے منقولہ کلام میں '' حدیث الجساسة بطولہ ، ، مفعول بہ ہے ''روی ، ، (ای ابن جمیع) عن ابی سلمہ عن جابر کا یعنی ابن جمیع نے جساسہ کی طویل حدیث کو ابو سلمہ عن جابر سے روایت کیا ہے اور بن جمیع کے بعض تلامذہ (وھوابو نعیم کمافی فی المیزان) ابن جمیع سے اوپر بجائے عن ابی سلمة عن جابر کہنے کے عن ابی سلمہ عن ابی سعید الخدری کہتے ہیں ۔

ولایرویہ غیر الولید بن جمیع ھذا،، میں ضمیر منصوب مفعول بہ کا مرجع بظاہر ''حدیث الجساسۃ بطولہ،، معلوم ہوتا ہے یعنی حدیث جساسہ کو عن ابی سلمۃ عن جابر سے روایت کرنے میں ابن جمیع متفرد ہیں۔ کوئی ان کا متابع اور شرک وموافق نہیں ہے۔ اور ایک احتمال یہ ہے کہ اس ضمیر منصوب کا مرجع صرف وہ ٹکڑا ہو جو ابن جمیع کے ساتھی عمر بن ابی سلمہ کو یاد نہیں رہا تھا۔ اور جسے ابن جمیع نے یاد رکھا۔ اور عمر بن ابی سلمہ کو بتائی۔ یعنی شھد (ای اقسم) جابر انہ ہوان صائد قلت (قائلہ ابوسلمۃ) : فإنہ قدمات (ای والدجال لیس بمیت بل یجیئ قبل یوم القیامۃ) قال (ای جابر) وإن مات، (والتحقیق أنہ لم یمت، بل فقد یوم الحرۃ) قلت : فإنہ قد أسلم الخ اس احتمال کی بنا پر ''لایرویہ غیر الولید ھذا،، سے اس امر کا بیان کرنا مقصود ہوگا کہ خاص ''شھد جابر انہ ابن صیاد،، الخ کے روایت کرنے میں ابن جمیع متفرد ہیں اور ان کے تفرد کی وجہ سے حدیث ابوسلمہ عن جابر کا صرف یہ ٹکڑا غیر محفوظ ہے۔ بہر حال منذری نے ابن جمیع عن ابی سلمہ عن جابر کی اس روایت پر ابوداؤد کی طرح سکوت نہیں کیا ہے بلکہ ابن جمیع کے تفرد کی وجہ سے کلام کر دیا ہے۔

لیکن جب یہ پوری طویل حدیث یا صرف اس کا ٹکڑا ''شھد جابر أنہ ہو ابن صائد قلت : فإنہ قدمات،، الخ کسی دوسرے ثقہ یا اوثق کی روایت کے معارض اور مخالف نہیں ہے، بلکہ فاطمہ بنت قیس کی حدیث اس کی مؤید ہے اور مذکورہ ٹکڑے کی توجیہ ہو جاتی ہے اور ابن جمیع ''صدوق،، اور ''لا بأس بہ،، اور ''صالح الحدیث،، بلکہ ''ثقہ،، راوی ہیں۔ اور اس پوری حدیث یا مذکورہ ٹکڑے کی روایت کرنے میں ان کا وہم یا نسیان وغفلت یا خطا ثابت و متحقق نہیں ہے تو محض ان کے تفرد کی وجہ سے اس حدیث پر یا اس کے مذکورہ ٹکڑے پر کلام وجرح کرنا مخدوش ہے۔ ھذا ما ظھر لی واللہ اعلم.

(عبیداللہ رحمانی مبارک پوری (نقوش شیخ رحمانی ص :66 70

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 145

محدث فتویٰ